تفسیرالقرآن

روزہ

پاکیزہ زندگی اپنانے کا نسخہ

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری

روزہ پاکیزہ زندگی اپنانے کا نسخہ

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ(۱۸۳)﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ (پ2، البقرۃ:183)

تفسیر اس آیتِ مُبارکہ میں فرمایا کہ سابقہ اُمّتوں کی طرح اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں جس کا بنیادی مقصد تقویٰ و پرہیز گاری، قلب کی صفائی اور نفس کی پاکیزگی ہے۔

روزہ کا شرعی معنیٰ اس کا شرعی معنیٰ یہ ہے کہ صبحِ صادِق سے لے کر غروبِ آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے بچا جائے۔ (خازن، 1/110) فرض روزوں کے لئے رمضان کا مہینا خاص ہے اور دیگر روزے ممنوع ایام یعنی عید الفطر کے دن اور ایامِ تشریق میں سے ان ایام 10، 11، 12، 13 ذوالحجۃ الحرام کے علاوہ جب چاہیں رکھ سکتے ہیں۔

تقویٰ کا معنیٰ تقویٰ کا معنی ہے نفس کو خوف کی چیز سے بچانا اور شریعت کی زبان میں تقویٰ کا عمومی معنی یہ ہے کہ نفس کو عذاب کا سبب بننے والی چیز یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچایا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗؕ﴾ اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو۔ (پ8، الانعام:120)

روزہ حصولِ تقویٰ کا ذریعہ کیسے ہے؟ تقویٰ کی ایک بنیاد یہ ہے کہ آدمی کے ذہن میں یہ اِحساس بیدار ہو کہ اسے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی خواہشات پر ترجیح دینی ہے اور یہی چیز روزے سے حاصل ہوتی ہے کہ حالتِ روزہ میں بندہ نفس کے بنیادی مُطالبات کھانے پینے اور جنسی خواہش کی تکمیل کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر قربان کر دیتا ہے، یہی سوچ اور سِپُردگی تقویٰ کے لئے بنیادی مُحرِّک ثابت ہوتی ہے۔ **دوسری بات** یہ کہ روزے سے بندے کے دل میں عبادت کی خاص رُوح پیدا ہوتی ہے جسے اِحسان کہتے ہیں۔ احسان کا معنیٰ حدیث میں یہ بیان ہوا کہ تم اپنے رب کی عبادت یوں کرو جیسے تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ یقین رکھو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (بخاری، 1/31، حدیث:50) روزہ اس احساس کی عملی مشق ہے کہ تنہائی میں لذیذ کھانے اور مشروبات سے تَلَذُّذ (یعنی لذت حاصل کرنے) پر قدرت کے باوجود مذکورہ بالا اِحساس ہی روزہ دار کو کھانے پینے سے باز رکھتا ہے اور رمضان کا پورا مہینا اسی احساس کی بار بار مَشْق ہوتی ہے اور یہی چیز اعلیٰ درجے کے تقویٰ کے حُصُول میں مُعَاوِن ہے۔ **تیسری بات** یہ ہے کہ گناہوں سے بچنا تقویٰ ہے اور اس بچنے پر بآسانی قُدرت حاصِل ہو جانا روحِ تقویٰ ہے۔ گناہوں کے ارتکاب میں خارجی عامِل (یعنی بیرونی سبب) شیطان ہے جبکہ اندرونی مُعَاوِن نفس ہے۔ نفس کی لگام جتنی ڈھیلی ہوگی، گناہوں کا اِرْتِکاب اُتنا ہی زیادہ ہوگا جبکہ نفس جس قدر قابُو میں ہوگا گناہوں سے بچنا اُتنا ہی آسان ہوگا، اب روزے کو دیکھیں تو روزہ اسی ضَبطِ نفس کی اَعلیٰ درجے کی مشق ہے کہ نفس بھی موجود ہے اور اس کے تقاضے بھی زوروں پر ہیں لیکن پھر بھی روزے نے نفس کو لگام ڈالی ہوئی اور اس کے تقاضوں کو دبایا ہوا ہے اور ماہِ رمضان میں یہ مشق پورا مہینا زور و شور سے جاری رہتی ہے تو نتیجہ ظاہر ہے کہ نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے اور یہی چیز تقویٰ کی بنیاد ہے۔ یہاں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اکثر لوگوں میں عملی طور پر روزوں کے بعد بھی تقویٰ نظر نہیں آتا، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سب بَرَکات اُن روزوں کی ہیں جنہیں ان کے ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ مکمل کیا جائے اور ہمارے ہاں جس طرح بوجھ سمجھ کر اور باطنی آداب کا خیال رکھے اور گناہوں سے بچے بغیر روزے رکھے جاتے ہیں ان سے تقویٰ کی وہ دولت کیسے حاصل ہو سکتی ہے جو مقصودِ روزہ ہے۔